Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

فون ۲۰۶

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ یکم مارچ ۱۳۵۷ہش یکم مارچ ۱۹۷۸ء | نمبر ۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ — پچھلے دنوں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو بیڈمنٹن کھیلنے کے دوران اچانک گِرنے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی تھی۔ زخم میں دو ٹانکے لگانے پڑے۔ زخم خدا تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے اور آپ کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میری خالہ اہلیہ عبدالشکور صاحب قریشی اسلام آباد میں دل کا دَورہ پڑنے کی وجہ سے بہت سخت بیمار رہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ ربوہ)

خاکسار کی دادی محترمہ اہلیہ مکرم سید امیر احمد شاہ صاحب مرحوم آف چینی گوٹھ ضلع بہاولپور بہت دنوں سے لعارضہ بخار اور انفلوئنزا بیمار ہیں۔ کبھی افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی بیماری بڑھ جاتی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

خیل الرحمٰن مرکزیہ کے تحت مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ امان (مارچ) چھٹا سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ہر سال پنجاب کے مختلف اضلاع سے گھوڑ سوار اپنے معیاری کھیل کا اظہار کرتے ہیں۔ تمام قائدینِ کرام سے التماس ہے کہ امسال بھی مؤثر کوشش فرما کر زیادہ سے زیادہ گھوڑوں اور سواروں کو شمولیت کی تلقین فرمائیں۔ اس میں نیزہ بازی سنگل، نیزہ بازی سیکشن، اچالوں، دوڑوں اور نمائش کے مقابلے ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ تمام قائدینِ کرام خصوصی تعاون فرمائیں گے۔ (سیکرٹری خیل الرحمٰن مرکزیہ ربوہ)

جماعتِ احمدیہ ماریشس کے زیرِ اہتمام

ماریشس میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت کامیاب جلسہ کا انعقاد

اِس بابرکت جلسہ میں صدارت کے فرائض ماریشس کے سپورٹس منسٹر نے ادا کئے

غیر مسلم مقررین نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پُرتپاک خراجِ عقیدت پیش کیا

روز ہل (ماریشس) ———— احمدیہ مشن ماریشس کے مبلغ انچارج مکرم صدیق احمد صاحب منور بذریعہ کیبل گرام مطلع فرماتے ہیں کہ ماریشس میں احمدیہ مشن کے زیرِ اہتمام ۲۱ فروری ۱۹۷۸ء کو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت جلسہ منعقد ہوا جس میں مسلمانوں کے علاوہ ہر مذہب و ملّت کے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اِس جلسہ میں صدارت کے فرائض وہاں کے قومی کھیلوں اور جسمانی ورزش کے وزیرِ موصوف نے ادا کئے۔ جہاں احمدی مقررین نے اپنے آقا و مطاع حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدّسہ اور سیرتِ طیّبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر آپؐ کے نہایت رفیع الشان مرتبہ و مقام اور عظمت و جلالتِ شان اور آپؐ کے اخلاقِ عالیہ اور نوعِ انسان پر آپؐ کے عظیم احسانات کو کمالِ محبّت و عقیدت کے رنگ میں واضح کرنے کی سعادت حاصل کی وہاں بعض سربرآوردہ غیر مسلم مقررین نے بھی حاضرین سے خطاب فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بہت پُرتپاک خراجِ عقیدت پیش کیا انہوں نے اِس امر پر احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کیا کہ اُس نے یہ جلسہ منعقد کر کے اور اس میں غیر مسلموں کو بھی مدعو کر کے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان اور ارفع و اعلیٰ شان سے آگاہ ہونے اور آنحضورؐ کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کا نہایت قیمتی موقع بہم پہنچایا۔ اِس موقع پر جملہ مہمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ پر مشتمل لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا جسے انہوں نے بہت شوق اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور اِس قسم کے جلسے بار بار اور بکثرت منعقد کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری، پُرمغز تقاریر اور استفادہ کے لحاظ سے جلسہ بہت کامیاب رہا اور غیر مسلم مہمانوں اور دیگر شرکاء نے بھی بہت اچھا اثر قبول کیا، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت

جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

جیسا کہ قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے امسال جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۱ مارچ، یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو گی۔ جملہ امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اُن کی طرف سے (حسبِ تعداد و گے مطابق) امسال جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو اُن کی اطلاعات ۵ مارچ تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(۲) امراء صاحبان اِس امر کا بھی اہتمام فرماویں کہ نمائندگانِ مشاورت کا انتخاب حسبِ قواعد اور مقامی جماعتوں کے اجلاسِ عام میں ہو اور منتخب نمائندگان کی اطلاعات ۱۰ مارچ تک سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچ جائیں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
یکم امان ۱۳۵۷ھش
یکم مارچ ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی حقیقت اور اس کے عملاً متحقق ہونے کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں یہ باور کرایا ہے کہ اُن کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین میں ایک اچھا نمونہ ہے اس لئے مومنوں کو اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اُن کے نمونہ کو اپنانا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ج

(الممتحنہ آیت ۵)

ترجمہ:- ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے ایک اچھا نمونہ موجود ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کا وہ کونسا نمونہ ہے جس کی پیروی کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تلقین کی ہے؟ سو اُس نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک اور سورۃ میں فرماتا ہے:-

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ؕ

(البقرہ آیت ۱۳۳)

ترجمہ:- جب اُس کے (یعنی ابراہیمؑ کے) ربّ نے اُسے کہا کہ (ہماری) فرمانبرداری اختیار کر تو اُس نے (جواب میں) کہا کہ میں (تو پہلے ہی سے) تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔ اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوب نے بھی (اپنے بیٹوں کو) اِس بات کی تاکید کی (اور کہا کہ) اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اِس دین کو تمہارے لئے چُن لیا ہے۔ پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم (اللہ کے) پُورے فرمانبردار ہو۔

پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے ان کی وصیّت کا جو جواب دیا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ ۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۳۴)

ترجمہ:- کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوب پر موت (کی گھڑی) آئی (اور) جب اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے (جواباً) کہا کہ ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے عبادت کریں گے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنے اور ہر اگلی نسل کو زندگی کے آخری سانس تک اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہنے کی وصیّت کرنے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آئندہ نسلوں نے جو نمونہ دکھایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُس نمونہ کو اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں بھی یہی حکم دیا ہے کہ وہ زندگی کے آخری سانس تک اللہ تعالیٰ کے پورے فرمانبردار بنے رہیں تا انہیں کامل فرمانبرداری کی حالت میں ہی موت آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (اٰل عمران آیت ۱۰۳)

ترجمہ:- اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو۔ اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کی آئندہ نسلیں نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ کا نعرہ لگا کر اپنے کامل فرمانبردار ہونے کا اعلان کرتی چلی گئیں۔ ان کا نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ کا نعرہ لگانا محض زبانی دعوے تک محدود نہ تھا بلکہ انہوں نے اپنے عمل سے اسلام (یعنی کامل فرمانبرداری) پر عمل پیرا ہونے اور اپنے عمل سے اپنے مسلم (یعنی کامل فرمانبردار) ہونے کا ایسا درخشندہ ثبوت دیا کہ ہزاروں سال گزرنے کے بعد بھی اسلام کی طرف منسوب ہونے اور مسلمان کہلانے والے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی یاد مناتے چلے آرہے ہیں اور ان کے صحیح معنوں میں مسلم یعنی کامل فرمانبردار ہونے کا اقرار کرتے چلے آرہے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ زبان سے اسلام پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اور بات بات پر یہ اعلان کرنا کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک اپنے عمل سے اپنے مسلم ہونے کا اسی طرح ثبوت نہ دیا جائے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی برگزیدہ اولاد نے اپنے مسلم ہونے کا ثبوت دیا۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی برگزیدہ اولاد میں اسلام کی حقیقت جس شان سے متحقق ہوئی تھی اُس کی اصل ماہیت کو آشکار کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

”اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب (حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی برگزیدہ اولاد کی طرح۔ ناقل) اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کی راہ میں وقف ہو جائے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اُس معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعیٔ اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزّت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور اس کا سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیّات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹، ۶۰)

پس زبان سے اسلام یعنی کامل فرمانبرداری کا دعویٰ کرنا اور زبانی دعوے کی بناء پر مسلم یعنی کامل فرمانبردار کہلانا اور بات ہے اور اپنی ذات میں اسلام یعنی کامل فرمانبرداری کی حقیقت کا متحقق ہونا یکسر اور بات ہے۔ یہ تو اس وقت ہی متحقق ہوتی ہے جب انسان اپنے ظاہری و باطنی قویٰ اور طاقتوں کو حضرت ابراہیمؑ اور ان کی برگزیدہ اولاد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دکھاتا ہے حتیٰ کہ اس کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا اور وہ تمام تر خدا کا ہو جاتا ہے اور اس میں ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور پھر اگلی نسلوں کی بھی اِس رنگ میں تربیت کرتا ہے کہ اسلام کی حقیقت ان کی زندگیوں میں متحقق ہوتی چلی جائے۔ اسی کا نام اسلام ہے اور اس اسلام کے ساتھ ہی انسان کی نجات وابستہ ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان و برکات جاریہ

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہیوال

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور ارفع شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝"

(سورۃ النساء ع ۹)

یعنی جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ جو انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین ہیں اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کو بیان کرنے کا منشاء یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور عالی مقام کو ظاہر کیا جائے کہ آپ کی اطاعت کرنے والوں کو نبوت اور صدیقیت اور شہادت اور صالحیت کے چار روحانی درجات ملتے ہیں۔

یاد رہے کہ نبوت ایک قومی انعام ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ قوم کی ضلالت اور گمراہی کے وقت اور اس کی ضرورت کے لحاظ سے اس کی ہدایت کے لئے نبی مبعوث فرماتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں ان کی اتباع سے صرف صالحیت شہادت اور صدیقیت کا درجہ ملتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو امتیازی نشان میں اسی مقام پر سرفراز فرمایا ہے کہ آپ کی معیت آپ کی پیروی اور فیض و برکت سے صالحیت شہادت اور صدیقیت سے بڑھ کر نبوت کا بھی حاصل ہو سکتا ہے گویا پہلے انبیاء کو یہ مرتبہ اور انعام حاصل نہ تھا کہ ان کے فیض و برکت سے کوئی شخص مقام نبوت حاصل کرتا۔ یہ شرف اور یہ عالی مقام صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہوا کہ آپ کی پیروی کی برکت سے آپ کا امتی، نبوت کا مقام حاصل کرتا ہے اس پر رؤیا و کشوف صالحہ، کرامات اور الہامات صادقہ کثیرہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے امتی نبی مبعوث ہونے کا دروازہ کھولا گیا ہے وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

مَعَ، مِنْ کے معنوں میں

بعض لوگ مَعَ کے معنے ساتھ کرتے ہیں اور حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سیّد ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مرتبہ اور کمال اور ارفع مقام بہت کم ظاہر کرتے ہوئے مذکورہ آیت کریمہ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرنے والے نبی نہیں ہوں گے، نبیوں کے ساتھ یا نبیوں کے ہمراہ ہوں گے۔ اور پھر آیت کے سیاق و سباق کے لحاظ سے دوسرے روحانی درجات کے بھی یہ معنے کرنے پڑیں گے کہ امت محمدیہ میں صدیق شہید اور صالح بھی نہیں ہوں گے وہ دیگر امتوں کے صدیقوں، شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ ہوں گے۔ یہ معنے بالبداہت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کے خلاف ہیں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا نبی تو کیا صالح اور نیک آدمی بھی نہیں بن سکتا۔

یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر اعلیٰ مقام اور بلند شان تبھی ظاہر ہو سکتی ہے کہ اس آیت کریمہ میں حرف مَعَ کو مِنْ کے معنوں میں لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مَعَ کا حرف مِنْ کے معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔ یہ فرمایا دعا کرو کہ:-

"وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ"

(آل عمران ع ۲۰)

یعنی اے اللہ تعالیٰ! ہمیں ابرار یعنی نیکوں میں شامل کر کے وفات دے یہاں مَعَ کے معنے ساتھ لیتے ہوئے ہم یہ نہیں کہتے کہ ظاہری طور پر جب کوئی نیک آدمی فوت ہو تو اس کے ساتھ ہی ہمیں بھی وفات دے یا جہاں اس کی قبر بنائی گئی ہے اس کی قبر کے ساتھ ہماری قبر بنا دے۔ بلکہ اس آیت کے سبھی یہ معنی کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ نیک۔ صالح اور متقی ہونے کی حالت میں ہمیں وفات دے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ منافق یقیناً جہنم کی گہرائی کے سب سے نچلے حصّہ میں ہوں گے اور تو ہرگز کسی کو ان کا مددگار نہیں پائے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کر لی۔ اور اللہ کے ذریعہ اپنی حفاظت چاہی اور اپنی عبادت کو اللہ کے لئے خالص کر دیا۔

"فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝"

سو یہ لوگ مومنوں میں شامل ہیں یعنی دنیا میں بھی شامل ہیں اور آخرت میں بھی اور اللہ مومنوں کو عنقریب بڑا اجر دے گا۔

گویا اس آیت کریمہ میں بھی مَعَ کو مِنْ کے معنوں میں استعمال فرمایا ہے اور کامل توبہ کرنے والوں اور اصلاح کرنے والوں کو مومنوں میں شامل کیا گیا ہے۔ یہاں اگر مَعَ کے معنی ساتھ کے ہوں تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ لوگ ظاہری طور پر ان کے ساتھ ہوں گے۔ باوجود توبہ کرنے اور اصلاح کرنے کے منافق کے منافق ہی رہے۔ کیا فائدہ ہوا ان کو توبہ اور اصلاح کرنے کا؟

ایک لطیف نکتہ

یہاں پر یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ اُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ جملہ اسمیہ ہے اور اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بھی جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ استمرار اور تکرار کو چاہتا ہے یعنی جس طرح توبہ کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کامل مومن بن جاتے ہیں اور ہمیشہ توبہ اور اصلاح سے مومن بنتے رہیں گے۔ اسی طرح امت محمدیہ میں سے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے منعم علیہم گروہ یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، صالحوں کے گروہ میں شامل ہوتے ہیں اور شامل ہوتے رہیں گے۔

معیت

یہ بھی یاد رہے کہ اس آیۂ کریمہ میں معیت رتبہ اور مقام کے لحاظ سے ہے نہ کہ زمانی یا مکانی کیونکہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے زمان و مکان کے لحاظ سے نہ پہلے گزرے ہوئے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحوں کے زمانہ کو پا سکتے ہیں نہ ان کے مقام پر رکھے جا سکتے ہیں۔ ہاں روحانی طور پر ان کے مرتبہ اور درجہ میں شامل ہو سکتے ہیں چنانچہ اس آیۂ کریمہ میں حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ نے معیت فی المنزلت ہی مراد لی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"الحقه الله بالذين تقدمهم ممن انعم الله عليهم في المنزلة والثواب"

(بحر محیط۔ جلد ۳ صفحہ ۲۸۷)

یعنی اس کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں ملا دیا ہے جو انعام یافتہ لوگوں میں سے ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان کو ان چار گروہ کے درجہ اور مرتبہ اور ثواب میں شامل کر دے گا۔

واو عاطفہ

اگر یہ معنی کئے جائیں کہ امت محمدیہ کے لوگ باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے کے نبی نہیں بن سکتے ہاں نبیوں کے ساتھ ہوں گے یہ معنی آیت کریمہ کے سیاق و سباق کے لحاظ سے بالبداہت غلط ہیں کیونکہ آیت کریمہ میں حرف "واو عاطفہ" ہے اور واو عاطفہ سے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کی معیت کا ایک ہی مفہوم لیا جائے گا الگ الگ مفہوم نہیں لیا جا سکتا یعنی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ کی پیروی سے صدیق اور شہید اور صالح تو بن سکتے ہیں صرف نبی نہیں بن سکتے۔ ورنہ ان معنوں کے لحاظ سے مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے نبی نہیں ہوں گے بلکہ نبیوں کے ساتھ یا ہمراہ ہوں گے۔ صدیق نہیں ہوں گے، صدیقوں کے ساتھ ہوں گے۔ شہید نہیں ہوں گے۔ شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔ صالح نہیں ہوں گے صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ گویا امت محمدیہ میں کوئی ایک بھی آدمی ذاتی طور پر صالح اور نیک نہ ہوا۔ یہ معنی امت محمدیہ کے خیر امت ہونے کے بالکل منافی ہیں۔ پس واو عاطفہ کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی موجودگی میں واضح طور پر یہ معنے کرنے ہوں گے کہ جب امت محمدیہ میں صدیق اور شہید اور صالح بن سکتے ہیں تو نبی بھی ضرور بالضرور بن سکتے ہیں۔ کیونکہ واو کا عطف سب پر ہے۔ پس اس آیت کریمہ میں واو عاطفہ کی موجو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبیوں کو صدیقوں۔ شہداء اور صالحین سے ہرگز الگ نہیں کیا جا سکتا۔ پس آیت کریمہ کا یہی مفہوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے اور آپ کے فیضان و برکات سے امت محمدیہ میں نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے چاروں روحانی درجات مل سکتے ہیں اور یہ ہونا تک جاری و ساری رہیں گے

اگر کوئی کہے کہ یہ روحانی درجے صرف قیامت کو ملیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں امت محمدیہ میں اگر نبی نہیں آسکتا تو دنیا میں امت محمدیہ میں کوئی صدیق۔ کوئی شہید اور کوئی صالح بھی نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں قیامت کا کوئی لفظ نہیں ہے جس سے یہ مطلب لیا جاتے کہ یہ رتبے دنیا میں نہیں ملیں گے۔ بلکہ قیامت کو ملیں گے

علاوہ ازیں ان معنوں کے لحاظ سے تو قیامت کو بھی یہ روحانی درجات اور مراتب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین کو نہیں مل سکتے کیونکہ مع کے معنے ساتھ ہونے کے لحاظ سے چاروں رتبے پانے والوں کے ساتھ ملیں گے۔ خود نبی صدیق۔ شہید یا صالح نہیں ہونگے یہ معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور ارفع مقام کے بالکل منافی ہے اور یہ غیرت کا مقام ہے کہ آپ کے متبعین نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں کوئی روحانی مرتبہ و مقام حاصل کر سکیں اور آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کے متبعین۔ صدیق اور شہید اور صالح دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں ہوں۔ یا للعجب!

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ الحدید میں فرماتا ہے:-

"وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ
رُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ
الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ
عِنْدَ رَبِّھِمْ ط" (آیت ۲۰)

کہ جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید کا درجہ پانے والے ہیں اور اس آیت کے مقابل پر قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے لئے روحانی رتبہ و مقام حاصل کرنے کی کوئی آیت نہیں ہے۔ پس اول تو یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ قیامت کے روز امت محمدیہ کو روحانی درجات ملیں گے قیامت کو بھی ان کے لئے معیت ہی ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ان معنوں کی رو سے نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہوتی ہے بلکہ امت محمدیہ کے خیر امت ہونے میں بھی فرق آتا ہے۔ و نعوذ باللہ علیٰ ذالک!

پس مع کے معنی مِن کرنے سے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور ارفع مقام ظاہر ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں

حسن رفاقت

اللہ تعالیٰ آیت مذکورہ میں چار روحانی درجات کا ذکر کرکے فرماتا ہے

"وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا"

کہ یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق اور ساتھی ہیں اور اچھی اور بہترین رفاقت تبھی ہو سکتی ہے کہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے درجات بھی حاصل ہوں ورنہ ظاہری طور پر رفاقت کے لحاظ سے ایک بادشاہ کے ساتھ ایک کرہ میں ایک جگہ پر اس کا چپڑاسی بھی شامل ہو سکتا ہے پس دنیا و آخرت میں بہترین رفاقت تبھی ہو سکتی ہے کہ مرتبہ و مقام بھی حاصل ہو اور آیت مذکورہ میں یہی مقصود و مطلوب ہے۔

فضل الٰہی

آیت مذکورہ میں چاروں روحانی درجات بیان کرنے کے بعد فرمایا:-

"ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ"

کہ یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے چاروں روحانی انعامات امت محمدیہ میں جاری ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض اور برکت اور اتباع سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے جاری ہونے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے نور اور روشنی اور آپ کی اتباع کے ساتھ وابستہ قرار دیا ہے فرمایا:

"اے نبی ہم نے تجھ کو اس حال میں بھیجا ہے کہ تو دنیا کا نگران بھی ہے اور مومنوں کو خوشخبری دینے والا بھی ہے اور کافروں کو ڈرانے والا بھی ہے اور نیز اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور چمکتا ہوا سورج بھی ہے" "وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا" اور مومنوں کو بشارت دیدے کہ ان کو اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ملے گا۔

(احزاب ع ۵)

گویا مذکورہ آیتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان جاریہ کو اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیا ہے جو امت محمدیہ کے لئے آپ کی پیروی سے قیامت تک جاری و ساری رہے گا اور یہ مرتبہ اور کمال یہ فضیلت صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک وسلم!

شجرکاری

مکرم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت۔ تحریک جدید

(۲)

درخت لگانے کیلئے قلمیں اور پودے

درخت لگانے کے لئے یہ امر جاننا ضروری ہے کہ پودے کس شکل میں لگائے جائیں اور یہ بات درختوں کی قسم پر منحصر ہے، عام طور پر حسب ذیل طریقوں سے پودے لگائے جاتے ہیں

(۱) **بیج بونا:** بعض درخت مثلاً کیکر بیر، پھلاہی۔ نمقا وغیرہ کے بیج بوئے جاتے ہیں اگر زمین میں صحیح نمی ہو تو انکا اکثر حصہ اُگ پڑتا ہے۔ بیج کو کیاریوں۔ گڑھوں اور ٹیلوں پر بکھیر دیا جاتا ہے اور بیج کو بونے کے بعد ان پر ان کی موٹائی کے برابر مٹی کی تہہ ڈال دی جاتی ہے۔ اس طریق کاشت میں صرف ایک بڑا نقص پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات زمین میں ور کاچی نہ ہونے کے سبب بیج نہیں اُگتا اور بعض اوقات اگر پھوٹ بھی پڑے تو بارش نہ ہونے کے سبب نمی نہ ملنے کی وجہ سے یہ جڑ نہیں پکڑتا۔

(۲) **پورا پودا لگانا:** وہ پودے جن کی جڑیں بے حد حساس ہوتی ہیں اور معمولی سی ہوا۔ حرکت۔ حرارت یا روشنی کی بھی تاب نہیں لا سکتیں۔ ان کو احتیاط سے سالم گاچی یعنی جڑوں کے ارد گرد مٹی سمیت اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لگایا جاتا ہے تاکہ ان کی جڑیں ہوا اور روشنی تک سے بھی مجروح نہ ہونے پائیں۔ ان میں۔ آم۔ جامن توت۔ دھامن۔ سکھن بلجرمی کے درخت ہیں۔

(۳) **جڑ اور تنے والی قلمیں لگانا:** یہ قلمیں نرسری میں لگے ہوئے ایک سے دو سال تک کے بھتی پودوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ عام طور پر قلم میں تنا ۱۲-۱۸ انچ اور جڑ ۹-۱۰ انچ ہوتی ہے۔ اس کی موٹائی انگوٹھے کے برابر ہوتی ہے۔ شجرکاری کے موسم کے دوران محکمہ جنگلات کی طرف سے عام طور پر ایسی ہی قلمیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ شیشم۔ سرس۔ بکائن۔ اور سنبل وغیرہ کے درخت اسی طرح لگائے جاتے ہیں۔

تازہ نکلی ہوئی شاخوں کی قلمیں لگانا: بعض درختوں کی شاخوں سے ۹ سے ۱۲ انچ لمبی قلمیں کاٹ لی جاتی ہیں جب انہیں زمین میں لگایا جاتا ہے۔ تو یہ جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ بعض درختوں مثلاً پاپلر (سفیدہ) بید۔ فراش۔ جاپانی شہتوت اور گل نشتر اسی طرح بعض خوشنما پودے مثلاً چنبا، چنبیلی اور گڑھل اسی طرح لگائی جاتی ہیں۔ انگور اور دوسری بیلیں بھی شاخوں کی قلموں سے لگائی جاتی ہیں

جڑوں سے نکلنے والی شاخوں کی قلمیں لگانا: شیشم، سفیدہ، پاپلر۔ روبینیا زیتون اور بہت سے دوسرے درختوں میں جڑوں کے زمین کے باہر نکل آنے کی صورت میں نئی شاخیں نکل آتی ہیں۔ یہ شاخیں کھود کر لگائی جاتی ہیں اور پودے یا قلم کی صورت میں دوسری جگہوں پر لگائی جا سکتی ہیں۔

درخت لگانے کے طریقے

پودے زمین میں مختلف طریقوں سے لگائے جاتے ہیں۔ یہ گاچی سمیت یا گاچی کے بغیر گڑھوں میں لگائے جا سکتے ہیں۔ اگر پودے چھوٹے ہوں تو کھونٹے سے زمین میں سوراخ کرکے یا کھرپے سے زمین کھود کر لگانے چاہئیں۔

خشک علاقوں میں پودے چھوٹی نالیوں اور زیادہ پانی والی نالیوں پر لگانے چاہئیں۔

دلدلی زمینوں میں پودے ٹیلوں یا اونچی منڈیروں پر لگانے چاہئیں۔

پودے لگانے کا سب سے کامیاب طریقہ گڑھوں میں لگانے کا ہے۔ گڑھے اتنے بڑے ہونے چاہئیں کہ ان میں گاچی اچھی طرح آسکے گڑھے کا حجم گاچی کی موٹائی سے ۶-انچ بڑا ہونا چاہیئے۔

درخت لگانے میں احتیاطی تدابیر

درخت لگانے میں پوری کامیابی حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۱) پودے حاصل کرنے سے پہلے زمین پوری طرح تیار کر لینی چاہیئے اور گڑھے کھودنے چاہئیں کیونکہ بہت سے پودے جو راستے میں یا لگانے میں دیر ہو جانے کے باعث سوکھ جاتے ہیں کا امکان ہے۔

مضبوط اور توانا اور تندرست درختوں کو لگانے میں ترجیح دی جانی چاہیئے۔ دور دراز سے لائے ہوئے درختوں سے نزدیکی پود گھروں سے حاصل کئے ہوئے پودے زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ غیر ملکی اقسام کی نسبت دیسی قلمیں زیادہ کامیاب رہتی ہیں۔ البتہ جو غیر ملکی اقسام اپنے ہاں کامیاب ہیں وہ لگائی جا سکتی ہیں

(۳) گڑھا اتنا گہرا کھودنا چاہیئے جس میں پودے کی جڑوں کا جال آسانی سے سما سکے گڑھے میں کھاد بھی ضرور استعمال کی جانی چاہیئے دیمک زمین ہونے کی صورت میں (باقی ص ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۴۸۴
مَیں عبدالحق ولد فضل الٰہی صاحب قوم جٹ تارڑ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن 22/E.B ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 12/77 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
¼ ۱ ارکلہ زرعی زمین واقع نورے پنڈی
مالیت ۱۰۰۰۰/- روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ عبدالحق ولد فضل الٰہی۔
گواہ شد۔ قیصر احمد ولد معراج احمد۔
گواہ شد۔ ممتاز احمد ولد فیض احمد۔

مسل نمبر ۲۳۴۸۵
مَیں ملک بشیر احمد ولد ملک عطر علی صاحب قوم ککے زئی عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن A-8 ڈیوس روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ¼ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۰ مرلہ اراضی واقع دارالنصر ربوہ
موجودہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ ملک بشیر احمد ولد ملک عطر علی صاحب
A-8 ڈیوس روڈ لاہور
گواہ شد۔ نوید احمد ولد عبدالواحد صاحب
A-8 ڈیوس روڈ۔ لاہور۔
گواہ شد۔ عبدالواحد ولد شیخ اکبر علی صاحب
A-8 ڈیوس روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۴۸۶
مَیں منور احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم چیمہ صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بیلیو وال سیدان ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 1/78 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ ٹریکٹر و ہل مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے۔
۲۔ بھینسیں اُس دو عدد مالیتی ۴۶۰۰/- روپے
۳۔ گائے راس مع بچھڑا قیمت ۲۵۰۰/- روپے
۴۔ دو راس کٹیاں قیمت ۹۰۰/- روپے
۵۔ اونٹنی نصف حصہ کل ۱۴۰۰/- روپے
½ مالیتی ۷۰۰/- روپے
۶۔ عارضی مکان کا ملبہ مالیتی ۷۰۰۰/- روپے۔ سات ہزار روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت ٹھیکہ اراضی ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ منور احمد چیمہ ۹ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد ابراہیم صدر جماعت احمدیہ بیلیو وال۔
گواہ شد۔ نصیر احمد شاد مربی سلسلہ۔

شجرکاری۔ بقیہ صفحہ ۴

بجی مٹی باہر سے منگوا کر استعمال کی جائے۔
۴۔ پودے کی گردن یعنی وہ جگہ جہاں جڑ اور تنا آپس میں ملتے ہیں زمین کی سطح کے برابر رہنی چاہیئے یعنی نہ تنا زمین کے اندر جائے اور نہ جڑ زمین کے اُوپر آئے۔
۵۔ ایک گڑھے میں ایک ہی پودا لگایا جائے اور پودے کی حفاظت کے لئے اس کے چاروں طرف سدا بہار جنتر یا ارہر کاشت کردی جائے اور پودوں کی حفاظت کے لئے اس پر نگران ضرور مقرر کیا جائے۔
۶۔ پودا لگاتے ہی پانی دینا بہت ضروری ہے اور اس کی صحت تندرستی بڑھوتری اور مضبوطی کے لئے پانی وقتاً فوقتاً دیتے رہنا چاہیئے۔

درخت لگانے کا موسم

درخت لگانے کا موسم درخت کی بڑھوتری پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہر علاقے کے اتار چڑھاؤ مختلف ہوتے ہیں۔ اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ کون سا موسم پودا لگانے کے لئے بہتر ہے۔ عام طور پر موسم بہار یعنی فروری مارچ نہایت مناسب رہتا ہے تاہم مارچ سے وسط اپریل تک پودے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح سال میں دوسری بار موسم برسات کے شروع ہونے پر درخت لگائے جاسکتے ہیں اور ان کو سوکھنے اور محنت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے گرم اور خشک دنوں میں یا جب زور کی آندھیاں یا جھکڑ چل رہے ہوں ہرگز نہ لگایا جائے۔

نگہداشت

پودے لگانے کے بعد سب سے زیادہ ضروری امر ان کی نگہداشت کا کام ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ درخت لگانے کے بعد یہ کام ختم ہوجاتا ہے اور یہ کہ پودا خود بخود بغیر نگرانی کے پل کر کارآمد درخت بن جاتا ہے۔ پودوں کو لگانے کے بعد سب سے اہم کام وقت پر پانی دینا۔ گھاس پھوس کی صفائی، گوڈی اور وقتاً فوقتاً کھاد ڈالنا بھی ضروری ہے۔ پودوں کو ڈھور ڈنگروں، بھیڑ بکریوں، شریر بچوں سے بچانا بھی ضروری ہے۔
اگر زمین چار فٹ اونچے درخت ایک جگہ سے نکالکر دوسری جگہ لگائے جائیں تو جب تک اُنکی جڑوں کا نیا جالا بُن کر انہیں جمانہ دے انہیں کھڑا رہنے کیلئے کسی مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ یہ ہوا میں نہ اُڑ جائیں دوسرے اُن کے تنوں میں ہوا کے دباؤ کی وجہ سے کوئی خم نہ پیدا ہوجائے۔
سہارا لگاتے وقت اس بات کی احتیاط ہونی چاہیئے کہ سہارے کو ٹھونکنے کے وقت درخت کی جڑوں یا اس کے جالے کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اس کام کے لئے نوکدار لکڑی کے کھونٹے زیادہ مناسب رہتے ہیں۔

ولادت

مکرم ملک غلام قادر صاحب آف گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک لڑکی کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک عمر دین صاحب (مرحوم) کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام عطاء اللہ ملک تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔
(ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ برادرم مکرم محمد افضل صاحب بٹ اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے والد محترم محمد حسین صاحب بٹ آف احمد نگر کافی عرصہ سے بیمار ہیں اب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بزرگوار کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین (تنویر شاہ فضل عمر ہسپتال ربوہ)
۲۔ خاکسار ۱۹۶۶ء سے دونوں کانوں سے بہرہ ہو چکا ہے۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا اب یہ مرض ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج ہوچکی ہے نیز مَیں گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اکرم شاہد ملیر کینٹ کراچی نمبر ۹)
۳۔ میرے بیٹے عزیزم مطیع الرحمٰن ابن مکرم شیخ محب الرحمٰن صاحب مرحوم کا خط کوپن ہیگن سے موصول ہوا ہے کہ ابھی تک اس کے جو زخم آپریشن کے وقت ہوئے تھے وہ مندمل نہیں ہو رہے اور درد میں بھی کوئی افاقہ نہیں ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ العزیز بیگم دارالعلوم شرقی ربوہ)
۴۔ میری ممانی صاحبہ شالیمار ٹاؤن لاہور میں بیمار ہیں نیز میری والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید تبسم کارکن وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور کے قریب ریل کار اور بس میں ہولناک تصادم ۲۶ افراد جاں بحق، ۱۷ زخمی

بس کے پرخچے اُڑ گئے، ریل کار بس کو ساڑھے تین سو فٹ تک گھسیٹتی ہوئی لے گئی

لاہور ۲۸ فروری۔ شاہدرہ کے قریب ایک ریلوے پھاٹک پر کل صبح گنجائش سے زیادہ مسافروں سے بھری ہوئی بس کے ساتھ راولپنڈی جانے والی ریل کار ایک ہولناک دھماکے کے ساتھ ٹکرائی جس کے نتیجہ میں بس کے ایک سو سے زیادہ مسافروں میں سے ۲۶ جاں بحق ہو گئے اور ۱۷ زخمی ہوئے۔ ۱۲ زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ حادثہ پھاٹک والے کی غفلت کے باعث ہوا جس نے گاڑی کی آمد کے وقت پھاٹک کو بند نہیں کیا تھا۔ ریلوے نے اسے معطل کر دیا ہے اور وہ مفرور ہے۔ پولیس نے پھاٹک والے ظفر علی کے علاوہ محمد اسمٰعیل خواجہ ٹرانسپورٹ کے بس ڈرائیور علی احمد کے خلاف بھی مقدمہ درج کر لیا ہے جو شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں پڑا ہے اور اب تک کوئی مفصل بیان دینے کے قابل نہیں ہوا۔ اس تصادم میں ریل کار کے ڈرائیور محمد رفیق اور فائرمین محمد صدیق بھی زخمی ہوئے تاہم ریل کار کا کوئی مسافر زخمی نہیں ہوا حادثہ کی محکمانہ اور عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے جو آج صبح شروع ہو رہی ہے۔ یہ خونیں حادثہ لاہور ریلوے اسٹیشن سے کوئی سات میل دور شاہدرہ کے علاقہ برکت ٹاؤن میں کالا خطائی روڈ کے ریلوے پھاٹک پر ہوا۔ دیہاتی روٹ کی بس "خواجہ ایکسپریس" موضع رتہ ضلع شیخوپورہ سے لاہور آ رہی تھی اور رتہ سے چلنے کے بعد اس نے کئی مقامات سے مسافر بٹھائے جن میں شاہدرہ کے سکولوں میں تعلیم پانے والے طلباء اور محنت مزدوری کے لئے روزانہ لاہور آنے والے محنت کشوں کی اکثریت تھی۔

مسافر بس جس میں نشستوں کی تعداد ۵۵ تھی کالا خطائی اور دوسرے نواحی دیہات سے تعلق رکھنے والے ایک سو سے زیادہ افراد کو لے کر لاہور آ رہی تھی اور بہت سے لوگ بس کی چھت پر بھی بیٹھے تھے۔ شاہدرہ اور کالا خطائی کے درمیان لیول کراسنگ پر پھاٹک کو کھلا پا کر بس اندر داخل ہو گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریل کی پٹڑی عبور کرتی لاہور سے راولپنڈی جانے والی ریل کار "ون اَپ" نے اسے آ لیا، وہ ایک ہولناک دھماکے کے ساتھ اس سے ٹکرائی اور اسے تباہ کر دیا

کالا خطائی روڈ کا ریلوے پھاٹک ایک سُلگتے ہوئے خون آلود میدانِ کارزار کا نقشہ پیش کر رہا تھا بیسیوں مسافروں کا خون چھوٹے چھوٹے ندی نالوں کی صورت میں ریل کی پٹڑی کے اوپر اور آس پاس بہتا رہا۔ ایک گھنٹے کے اندر نواحی دیہات سے سینکڑوں افراد حادثہ کے مقام پر پہنچ گئے جن میں سے بیشتر اپنے عزیز و اقارب کو تلاش کر رہے تھے۔ اس میدان کے مختلف حصوں میں مرنے والوں یا شدید زخمی ہونے والوں کے لواحقین کی چیخ و پکار سنائی دے رہی تھی۔ جلد ہی زخموں، آنسوؤں اور آہوں کا یہ قافلہ میو ہسپتال پہنچ گیا جہاں جاں بلب مسافروں اور دوسرے زخمیوں کا علاج معالجہ مقصود تھا۔ پانچ افراد موقع پر جاں بحق ہو گئے تھے تیرہ زخمیوں نے ہسپتال پہنچنے سے پہلے دم توڑ دیا۔ دوپہر ہونے سے قبل کاژلٹی وارڈ کے اندر اور باہر سینکڑوں افراد جمع ہو چکے تھے مرنے والوں کی مائیں، بیویاں یا بہنیں بَین کر رہی تھیں اور زخمیوں کے لواحقین دل گرفتہ کھڑے تھے۔ ہسپتال میں شام تک کہرام مچا رہا۔

پچھلے دس سال کے دوران ملک میں کسی لیول کراسنگ پر پیش آنے والا یہ سب سے بڑا حادثہ ہے۔

دریں اثناء پنجاب کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل سوار خان نے کل میو ہسپتال جا کر ریل اور بس کے تصادم میں زخمی ہونے والوں کی عیادت کی۔ انہوں نے سیکرٹری ہیلتھ اور میڈیکل سٹاف کو ہدایت کی کہ زخمیوں کو بہترین طبی امداد مہیا کی جائے تاکہ ان کی صحت جلد بحال ہو صوبہ کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے متاثرہ افراد کے رشتہ داروں سے بھی ملاقات کی۔ انہوں نے اس حادثہ میں قیمتی جانوں کے اتلاف پر سوگوار خاندانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے اور جو افراد اس حادثہ کے ذمہ دار ثابت ہوں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ جنرل محمد ضیاء الحق نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں ہلاک ہونے والوں کے ورثاء کو دس دس ہزار روپے دینے کا اعلان کروں۔ انہوں نے کہا کہ جو زخمی اب ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کو تین ماہ تک الاؤنس دیا جائے گا جن لوگوں کے بازو یا ٹانگیں اس حادثہ میں ضائع ہو گئی ہیں انہیں حکومت کے خرچ پر مصنوعی اعضاء لگا دئے جائیں گے۔

لیفٹیننٹ جنرل سوار خان نے کہا کہ میں ذاتی طور پر ہسپتال میں زیر علاج زخمیوں کی فلاح و بہبود پر توجہ دوں گا اور ان کو ہر ممکن مدد دی جائے گی۔ انہوں نے ہسپتال کے نرسنگ سٹاف کے جذبۂ خدمت کی تعریف کی اور کہا کہ میں ان کے جذبہ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے والے ڈاکٹروں اور نرسنگ سٹاف کی بہبود کے لئے پانچ ہزار روپے بطور امداد دینے کا اعلان بھی کیا۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء)

بعد کی اطلاع کے مطابق جاں بحق ہونے والوں کی تعداد ۲۷ تک پہنچ گئی ہے۔

دعائے مغفرت و شکریہ احباب

میں بڑے افسوس سے تحریر کر رہا ہوں کہ میری بیٹی شگفتہ شہزادی عین جوانی کی عمر میں قریباً گیارہ ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۸ فروری ۱۹۷۸ء کو آٹھ بجے شب میو ہسپتال لاہور میں وفات پا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

؎ بُلانے والا ہے سب سے پیارا ⁂ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عزیزہ مرحومہ کی شادی اپریل ۱۹۷۵ء میں رانا مقبول احمد خان صاحب ایڈووکیٹ چاہ میراں لاہور سے ہوئی تھی۔ پچھلے سال مارچ میں پہلی دفعہ بیماری کا حملہ ہوا۔ طبی معائنہ سے معلوم ہوا کہ مرحومہ کے گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور چونکہ ہمارے ملک میں متبادل گردے لگانے کا انتظام میسر نہیں اس لئے مجبوراً عارضی اور وقتی علاجوں کا سہارا لیا جاتا رہا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معجزانہ طور پر مرحومہ کی زندگی میں برکت دیتا رہا۔

۱۹ فروری کو راوی روڈ لاہور گھر کے قریب ایک کھلے میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں جماعت کے احباب نے کثرت سے شرکت کی اور بہت سے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ قربت میں جگہ عطا فرمائے اور ہم غمزدہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

میری اس عزیز بچی کی بیماری کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگانِ سلسلہ، درویشانِ قادیان اور احبابِ جماعت نے جس تواتر اور درد کے ساتھ دعائیں کیں اور جس طرح خطوط اور ملاقاتوں کے ذریعہ ہماری حوصلہ افزائی کی جاتی رہی اس کے لئے ہم سب بزرگوں اور بھائیوں کے بے حد ممنون ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

غمزدہ میاں اصغر علی
معرفت گلوب ٹمبر فیکٹری رچنا ٹاؤن ڈاکخانہ فیروز والہ
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور

بین المجالس تقریری مقابلہ

مورخہ ۳ مارچ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ مغلپورہ لاہور میں قیادت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام ضلع لاہور کی مجالس کے درمیان "پیشگوئی مصلح موعود کا ایک پہلو" کے موضوع پر تقریری مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کی صدارت کے لئے محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ لاہور کو درخواست کی گئی ہے۔ تمام خواہشمند خدام سے درخواست ہے کہ وہ مقامی قائد مجلس سے رابطہ قائم کریں۔

(نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴